گولی سے مارا ہوا جانور حلال ہے یا حرام؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-181

تاریخ اجراء: 17 ذوالحجۃ الحرام 1440ھ / 19 اگست 2019ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی حلال جانور کو چھری سے ذبح کی بجائے اس طرح گولی کے ذریعے مارا جائے کہ گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لی جائے، تو کیا وہ جانور حلال ہو گا؟

سائل: محمد شاہد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں وہ جانور حلال نہیں ہو گا، کیونکہ عمومی حالات میں پالتو جانور کو گولی کے ساتھ مارا ہو یا شکار کے دوران جانور کو گولی کے ذریعے مارا ہو، بہر صورت جانور حرام ہو گا۔ اس مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ذبح شرعی کی دو صورتیں ہیں:

(1) ذبح اختیاری: کسی دھاری دار چیز کے ساتھ ذبح والے جانور (مثلاً بکری، گائے وغیرہ) کی مقامِ ذبح سے مخصوص رگیں کاٹنا یا نحر والے جانور (مثلاً اونٹ) کی محل نحر سے مخصوص رگیں کاٹنا ذبح اختیاری کہلاتا ہے جیسے عمومی حالت میں پالتو جانوروں کو ذبح اختیاری کے طور پر ہی ذبح کیا جاتا ہے۔

(2) ذبح اضطراری: جب ذبح اختیاری ممکن نہ ہو، تو جانور کے کسی بھی حصے پر دھاری دار چیز کا وار کر کے اُسے مارنا ذبح اضطراری کہلاتا ہے جیسے شکار یا بعض اوقات پالتو جانور کے وحشی ہو جانے کی صورت میں جانور کو ذبح اضطراری کے طور پر ذبح کیا جاتا ہے۔

اگر ذبح اختیاری ممکن تھا اور گولی کے ذریعے جانور مار دیا، تو وہ جانور حرام ہو گا، کیونکہ جب ذبح اختیاری ممکن ہو، تو ذبح اختیاری ہی ضروری ہے اور اس کے بغیر جانور مر گیا، وہ حلال نہیں ہو گا۔

المبسوط للسرخسی میں ہے:”عند تعذر الحل بذکاۃ الاختیار یثبت الحل بذکاۃ الاضطرار“ترجمہ: جب جانور کو ذبح اختیاری کے ساتھ حلال کرنا، ممکن نہ ہو، تب ذبح اضطراری کے ساتھ اُس جانور کا حلال ہونا ثابت ہو گا۔(المبسوط للسرخسی، ج11، ص228، دار المعرفۃ، بیروت)

البحر الرائق میں ہے:”لو ترک ذکاتہ مع القدرۃ علیہ یحرم“ترجمہ: اگر (جانور شکار کیا اور جب قریب پہنچا، تو) ذبح اختیاری ممکن تھا، پھر بھی ذبح نہ کیا، تو وہ جانور حرام ہو جائے گا۔(البحر الرائق، ج8، ص262، دار الکتب الاسلامی، بیروت)

اور اگر ایسی صورت ہو کہ جس میں ذبح اختیاری ممکن نہ ہو جیسے شکار کرنے کی صورت میں، تو بھی گولی مارنے سے جانور حلال نہیں ہو گا، کیونکہ گولی کی دھار نہیں ہوتی، بلکہ وہ اپنے شدید دباؤ کی وجہ سے جسم میں داخل ہو کر موت کا سبب بنتی ہے، جبکہ ذبح اختیاری ہو یا اضطراری، بہر صورت ذبح شرعی کے لیے ضروری ہے کہ کسی دھاری دار چیز مثلاً چھری وغیرہ سے جانور ذبح کیا جائے، اگر کسی ایسی چیز سے ذبح کیا گیا، جس کی دھار نہ ہو اور اُس کی دب و ثقل (وزن) کی وجہ سے جانور مر گیا، تو جانور حلال نہیں ہو گا۔ جیسا کہ کوئی لاٹھی کے وار سے جانور کو مار دے، تو وہ جانور حرام و مردار ہے، لہٰذا اس صورت میں بھی گولی کی وجہ سے مرنے والا جانور حرام ہو گا۔

ذبح کے لیے دھاری دار آلہ ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ﴾ترجمہ کنز الایمان: تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور **بے دھار کی چیز سے مارا ہوا**۔(پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت3)

حضرت سیّدنا عدی بن حاتم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معراض (بغیر پَر کے تیر، جس کا درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے) کے شکار سے متعلق پوچھا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:”ما اصاب بحدہ فکلہ وما اصاب بعرضہ فھو وقیذ“ترجمہ: اُس کی دھار سے اگر جانور مر گیا، تو اُسے کھاؤ اور اگر (دھار کی بجائے) اُس کی چوڑائی والے حصے کی وجہ سے مر گیا، تو وہ موقوذہ (کے حکم) میں ہے۔(صحیح بخاری، ج2، ص823، مطبوعہ کراچی)

اللباب فی شرح الکتاب میں ہے:”(وما اصاب المعراض بعرضہ لم یؤکل) الجرح لا بد منہ لیتحقق معنی الذکاۃ علی ما قدمناہ (وان) اصاب بحدہ (جرحہ اکل) لتحقق معنی الذکاۃ قیدنا بالجرح

بالحد لانه لو جرحه بعرضه فمات لم یؤ کل لقتله بثقله" ترجمہ: "معراض کی چوڑائی والے حصے کی وجہ سے جانور مر گیا، تو اُسے نہیں کھا سکتے" ذبح شرعی کے تحقق کے لیے دھاری دار آلے سے زخم لگنا ضروری ہے "اور اگر اُس کی دھار کی وجہ سے جانور مرا، تو اُسے کھا سکتے ہیں"، کیونکہ ذبح شرعی کا معنیٰ متحقق ہو چکا۔ زخم کے لیے دھاری دار چیز کے ساتھ اس لیے مقید کیا، کیونکہ اگر دھار کی بجائے، چوڑائی والا حصہ لگنے سے جانور مر جائے، تو اُسے کھانا حلال نہیں، کیونکہ وہ اُس کے ثقل (وزن و دباؤ) کی وجہ سے قتل ہوا۔ (اللباب فی شرح الکتاب، ج3، ص221، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "آلہ کا حدید یعنی تیز ہونا اگرچہ شرط نہیں، مگر محدد یعنی باڑھ (دھار) دار ہونا کہ قابل قطع و خرق ہو ضرور ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج20، ص344، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

"الموقوذۃ" کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "خواہ لاٹھی سے مارا ہو یا گولی سے یا غلہ (مٹی کی گولی) سے، حرام ہے۔" (تفسیر نور العرفان، ص129، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "لا یخفی ان الجرح بالرصاص انما ھو بالاحراق والثقل بواسطۃ اندفاعہ العنیف اذ لیس لہ حد فلا یحل وبہ افتی ابن نجیم" ترجمہ: یہ بات پوشیدہ نہیں کہ تانبے کی گولی کا زخم اس کے جلانے اور ثقل (وزن) کی وجہ سے ہے، جو بذریعہ شدید دباؤ کے حاصل ہوتا ہے، کیونکہ گولی کی دھار نہیں ہوتی، لہٰذا شکار حلال نہ ہوگا اور اسی کے مطابق علامہ ابن نجیم علیہ الرحمۃ نے فتوی دیا۔ (ردالمحتار، ج10، ص69 تا 70، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "بندوق کی گولی در بارۂ حلتِ صید حکمِ تیر میں نہیں، اس کا مارا ہوا شکار مطلقاً حرام ہے کہ اس میں قطع و خرق نہیں، صدم و دق و کسر و حرق ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج20، ص343، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بیان کردہ دونوں صورتوں میں اگر گولی لگنے کے بعد جانور زندہ تھا کہ اُسے شرعی طریقہ کار کے مطابق کسی دھاری دار چیز سے ذبح کر لیا گیا، تو وہ جانور حلال ہوگا۔

چنانچہ حرام جانوروں کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: مگر (حلال جانوروں میں سے مرنے سے پہلے) جنہیں تم ذبح کر لو۔ (پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت3)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ اس بارے میں فرماتے ہیں: ”اگر ذبح کر لیا اور ثابت ہوا کہ ذبح کرتے وقت اس میں حیات تھی مثلاً پھڑک رہا تھا یا ذبح کرتے وقت تڑپا اگرچہ خون نہ نکلا یا خون ایسا دیا جیسا مذبوح سے نکلا کرتا ہے، اگرچہ جنبش نہ کی یا کسی اور علامت سے حیات ظاہر ہوئی، تو حلال ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج20، ص345، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net